سالانہ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ (۳؍۸) | نوروز نمبر | رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

پروفیسر محمد اسمٰعیل صاحب ایم اے
پادری غلام مسیح صاحب } اڈیٹرز
میکلوڈ روڈ - لاہور

پادری ڈبلیو - جے کلارک صاحب
ایم - اے (ایمپرس روڈ - لاہور) مینیجر

نورافشاں

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام مینیجر صاحب ہونا چاہئے۔ اور مضامین و اشتہارات وغیرہ برائے اندراج بنام اڈیٹرز ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۵۳ | ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہی - ۲ جنوری ۱۹۲۵ء | نمبر ۱

نظم نوروز

از قلم منت

گو گذشتہ سال کے چھٹنے کا دل کو غم ہُوا ۔۔۔ آمدِ نوروز سے تو بھی نیا عالم ہُوا
بارشِ باراں و سیلِ موج افزا دیکھ کر ۔۔۔ دِلۂ گنگ وجمن ہر دیدۂ پُرنم ہُوا
گر گیا پانی ہزاروں ہی جانوں پر ستم ۔۔۔ بہ گئے دیہات جا بجا اُنکی جاری یم ہُوا
ہندو مسلم و مسیحی جمع دہلی میں ہوئے ۔۔۔ اتفاق و اتحادِ ان تینوں میں باہم ہُوا
خوابِ بیداری کے دیکھے چرچ والوں نے بہت ۔۔۔ سُن چکے ہو پچھلے برسوں میں بھی یہ پیہم ہوا
ایس پی جی وسی ایم ایس کا گذشتہ سال میں ۔۔۔ میل باہم ہو گیا اچھا ہُوا غم کم ہُوا
گدڑی و حوں کے مقابل جو جہاں سے چل بسیں ۔۔۔ ہم جو زندہ بچ رہے کیا یہ کرم کچھ کم ہُوا
ہم کو یہ مہلت ملی ہے جیتے رہنے کے لئے ۔۔۔ تاکہ ہم تائب ہوں فضلِ خالقِ عالم ہُوا

مختلف چرچ ایک ہو جائیں ہے منت کی دعا
جن کی خاطر مر کے زندہ منجیِ عالم ہُوا

سالِ نو مبارک

گذر گیا ایک سال یونہی سر حالت نہ اپنی بدلی ۔۔۔ غضب ہے نفرت و نخوتِ دل نہ بدلی ہتھیار نہ بدلی
گھٹا یہ کبر و رعونت و نخوہ ہم کچھ ایسی چھا گئی کہ ۔۔۔ ہر نوراِیماں گرمن ہیں غائب ہٹی نہ بدلی ہٹی نہ بدلی
وداع ہو سن گئیں چو بیس پچیس کے ہو جوان کامل ۔۔۔ ہر تائب اب بھی نو نورایماں ستم ہو گرچہ اُبھر لے
بدل رہی ہیں تمام باتیں ہے انقلابِ زمانہ ایسا ۔۔۔ لباس بدلا رسوم بدلی سیاہیِ قلب پر نہ بدلی

مسیحی ہو نا نہ کھیل سمجھو کٹھن ہو مشکل کردی ہے منزل ۔۔۔ نزول رحماں مسیح دوراں کے نقشِ پا ہو مٹا دو دل
چمک اُٹھے نورِ تجلیِ حق درون سینۂ سینائے جیسا ۔۔۔ ہو نورافشاں تو برق آسا ہو دُور ظلمت کی ساری

مبارک ہو سال نو تمہیں اے عزیز و پیارو مرے بزرگو
ظفر ملے سارے مقصدوں میں جو حال بدلا جو چال بدلی

پیٹر ڈیوڈ - ظفر بی - اے منشی فاضل

غزل

از قلم منشی وکٹر - ای نیوٹن ثمر

نیا سال آیا بہار آرہی ہے ۔۔۔ خوشی کی گھٹا ہر طرف چھا رہی ہے
نسیمِ چمن آج اترا رہی ہے ۔۔۔ نویدِ مسرت فضا لا رہی ہے
بہاروں پہ جوبن ہے پھر اس چمن کا ۔۔۔ مبارک مبارک صدا آرہی ہے
ہے نوروز کا دن خوشی جا بجا ہے ۔۔۔ بہارِ طرب رنگ دکھلا رہی ہے
ملا ہے چمن کو لباسِ بسنتی ۔۔۔ ہر اک گل کو رنگیں قبا بھا رہی ہے

لکھو اور بھی نظم کوئی ثمر تم
طبیعت بہت جوش پر آرہی ہے

غزل

نظر بنکر سمایا آنکھ میں جلوہ مسیحا کا ۔۔۔ تصور بنکے دل میں بس گیا نقشہ مسیحا کا
جسے وہ دیکھ کر غش تھے وہ نورِ پاک تھا انکا ۔۔۔ کلیم اللہ سے پوچھے کوئی رتبہ مسیحا کا

تجلی کا یہ عالم تھا کہ خیرہ ہو گئیں آنکھیں　　تصور میں جو کھینچا کھنچ گیا نقشہ مسیحا کا
ضیا شمس و قمر کی اپنی آنکھوں میں نہیں جمتی　　نظر میں بس گیا جب سے رُخِ زیبا مسیحا کا
نسیمِ رحمتِ حق عاصیوں کو شاد کر دیگی　　خدا کو ہر طرح منظور ہے کہنا مسیحا کا
خزاں میں رنگ لائیگا نئے پودے کھلائیگا　　رہیگا تا ابد گلشن پھلا پھولا مسیحا کا

بھروسہ ہے شفاعت کا قمرؔ عصیاں شعاری پر
کہ مظہر قدرتِ خالق کا ہے جلوہ مسیحا کا۔

نوروز

چل رہی بادِ صبا اس ناز سے نوروز کی　　کہ نکلتی ہے گلوں سے مشکبو نوروز کی
دھوم گلشن میں عجب ہو قہقہہ گل بھر رہے　　گا رہی ہے طرز سے بُلبل غزل نوروز کی
شاد ہے قمری بھی کوکو کر رہی ہے شاخ پر　　کہ صنوبر پر نزاکت آگئی نوروز کی
پہنکے پھولوں کا زیور یہ حسینانِ جہاں　　چل رہے چالِ خراماں واہ کیا نوروز کی
بارشِ رحمت ہوئی ہو آسماں سے اسقدر　　سبز خلعت ہے زمیں پہنے ہوئے نوروز کی
حُسنِ یوسف جھینپ جائے دیکھکر جسکا جمال　　باغ عالم پر ہے زینت آج وہ نوروز کی
کیا حیا کی بات ہو شمس و قمر شرما گئے۔　　جبکہ دیکھی ہے صفائی عارضِ نوروز کی
آج گرجوں میں لگا نوروز کا دربار ہے　　دے رہے ہیں خوب گھنٹے بھی صدا نوروز کی
گرم ہے بازارِ عشرت دو نوعالم میں صبا　　ہر در و دیوار سے بُو آرہی نوروز کی

کس لئے اہلِ چراغِ دہر میں اطفا منیر
ہو گئی ہے سارے عالم میں ضیا نوروز کی

پیام مسیحاں

تو اس پیام کو لے جا صبا مسیحا تک

درِ دل سے اپنے ہم علیلے بہت مجبور ہیں - حالِ دل کیونکر سنائیں تم سے کوسوں دور ہیں

اے مسیحا یہ تمہارے ناچیز غلام۔ تمہارے گنہگار تمہارے خطاوار۔ مگر تمہارے نام لیوا۔ ہندوستان کی زمینِ محشر پر ہاتھ باندھے۔ سر جھکائے آنکھیں بند کئے تمہارے ہی تصور میں خاموش نشیں ہیں۔

ان میں صاحبانِ دولت وجاہ بھی ہیں۔ امیر بھی ہیں مسکین بھی ہیں۔ عورتیں بھی ہیں بچے بھی ہیں۔ قیدی بھی ہیں۔ بیمار بھی ہیں۔ قرض دار بھی ہیں۔ محتاج بھی ہیں۔ صوفی بھی ہیں۔ رند بھی ہیں اور یتیم اور لاوارث مسیحی بھی ہیں۔

غریب پرور سرکار۔ آج برسوں سے مسیحیانِ ہند پر مصیبتیں پڑ رہی ہیں اور اب ان کی حالت زار دیکھی نہیں جاتی۔ سُنیئے سُنیئے وہ اس گروہ میں ایک آواز پیدا ہوئی۔ شاید بے کس پھر دل تھامے آمادہ فریاد ہوئے ہیں +

ٹھہریئے ٹھہریئے۔ وہ اپنی ادب آفریں زبان سے حضور کو کچھ پیام دے رہے ہیں لیجئے سُنیئے

سرکار ہم تو لٹ گئے اس بحرِ فنا میں　۱　اب دم میں دم ہے نہ ہے جان جان میں
ہمدم نہیں کوئی زمیں آسمان میں.　　ہمسا بھی اور کوئی ہے سارے جہان میں
ہم وہ ہیں جن کا خلق میں کچھ آسرا نہ ہو　　ہم ایسے ہیں کہ جیسے کسی کا خدا نہ ہو
سرکار غمگسار ہمارا نہیں کوئی۔　۲　جینے کا اب جہاں میں سہارا نہیں کوئی
تقدیر کا بلند ستارا نہیں کوئی　　مجبور سے پڑے ہیں سہارا نہیں کوئی
ہم بیکس مسیحیوں کی حالت تو دیکھئے　　پرساں نہیں کوئی یہ مصیبت تو دیکھئے
سرکار آپ ہی کا فقط انتظار ہے　۳　ہر آنکھ آپ ہی کے لئے اشکبار ہے
اب آپ ہی کے رحم پر دار و مدار ہے　　مطلع یہی زبان پر اب بار بار ہے
بندہ نواز موقعِ مُشکلکشائی ہے　　ہم تو گناہ سے مٹ گئے عیلے دوہائی ہے
وعدہ کیا تھا آپنے آنے کا آئیے　۴　بدلا ہُوا ہے رنگ زمانے کا آئیے
موقع نہیں ہے دیر لگانے کا آئیے　　وقت آگیا ہے جان کے جانے کا آئیے
ہونے کو اب ہے حشر بپا جلد آئیے　　بہرِ خدا۔ برائے خُدا جلد آئیے
فریاد کرنے والوں کے دل پر حراس ہیں　۵　ہوش و حواس پاس نہیں بے حواس ہیں
آنکھیں ہیں انتظار میں اور دل اُداس ہیں　　کہدے یہ آکے کوئی حضور آس پاس ہیں
بندہ نواز موقعِ مُشکل کُشائی ہے۔　　ہم تو گناہ میں مٹ گئے عیلے دوہائی ہے
آلامِ زندگی سے ہے جینا حرام اب　۶　برہم ہُوا شکیب کا سب انتظام اب
مشکل ہے جانِ زار کی بھی روکتھام اب　　بے آئے آپ کے نہیں چلنے کا کام اب
تشریف آوری میں نہ کچھ دیر وار ہو　　اے شہسوار اسپِ رفعت سوار ہو
آتے ہی آپ کے نہ رہیگا نشانِ غم　۷　باندھیگا اپنا رختِ سفر کاروانِ غم
سینوں میں نام کو نہ رہیگا گمانِ غم　　کر دینگی محو ساری زبانیں بیانِ غم
دنیا کہیگی خلق کے سردار آگئے　　خوش ہو کے ہم کہینگے کہ سرکار آگئے
اچھا تو اب برائے خدا جلد آئیے　۸　جلوۂ نور اپنا مسیحا دکھائیے
شامِ الم کو صبحِ مسرت بنائیے　　ہم منتظر ہیں آپ کے تشریف لائیے

کر دیجئے اسے کہ غریبوں کا کام ہے
طالبؔ کی طرف سے یہ ہمارا پیام ہے
از مسٹر ٹی۔ ایم سنگھ۔ مکتی فوج۔

یورپ کے سائنسدانوں نے تجربہ کیا ہے کہ مرد مکھیاں شراب کی شوقین ہیں اور زنانہ مکھیاں شراب سے نفرت کرتی ہیں +

نور افشاں

مطبوعہ - ۲ جنوری ۱۹۲۵ء

نور افشاں کے نامہ نگاروں اور خریداروں کو نیا سال مبارک ہو

شکریہ۔ سب سے پہلے ہم نور افشاں کی زندگی کے لئے خدا کا شکر ادا کرتے ہیں کہ جس نے گذرے سال کے نشیب و فراز میں سے اس سال کی اُلجھنوں اور پیچیدگیوں میں سے گمراہ کن خیالات اور تباہ کن بد عملیوں میں سے ۔۔۔۔ بیداغ محفوظ رکھا۔ ان تمام بیماریوں سے بچایا جن میں عموماً اخباری عالم مبتلا چلا آیا ہے۔ وہ اپنے خدا کا اور قوم کا اور بادشاہ کا وفادار رہا۔ اپنے ہموطنوں کو سچائی کا پیغام دیتا چلا آیا

اس کے ساتھ ہی ہم نور افشاں کے عملے کے لئے خدا کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ جس نے اس کے جملہ کارکنوں کو صحت وتندرستی بخشی اور وہ اسکی خدمت میں ہمہ تن مصروف رہے

اس کے سوا ہم اپنے معزز و غیر تنخواہ نامہ نگاروں کے لئے خدا کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اپنی قیمتی تحریرات سے نور افشاں کی متواتر مدد فرمائی۔ اور خدا کی سچائی و صداقت کے اظہار سے اپنے ہموطنوں کو روشن کیا اور جنکو خدا نے صحت وتندرستی بخشی اور جنکی جملہ مصروفیتوں اور مشغلوں سے اُس نے ہمیشہ مشکلکشائی کی۔

علاوہ ازیں ہم نور افشاں کے جملہ خریداروں کے لئے خدا کا شکر کرتے ہیں جنہوں نے نور افشاں کی خدمات کی قدر کی۔ اس کے اوراق سے فائدہ اُٹھایا اور دوسروں کو فائدہ پہنچایا۔ جو برابر اسکی خدمت میں کوشاں رہے جنہوں نے خدا کے فضل سے ہر ایک نعمت حاصل کی۔ ہم ان جملہ دوستوں کے لئے خدا کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اُنکو نئے سال کی مبارکباد کہتے ہیں۔

دعا۔ ہم دل سے نور افشاں کے جملہ متعلقین کے لئے خدا سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اپنے بیٹے پیارے خداوند یسوع کے طفیل سے انہیں ہر ایک مذہبی و روحانی۔ ذہنی و اخلاقی جسمانی و ملکی نعمتوں کی کثرت عطا فرمائے۔ اُن کی ہر ایک ضرورت کو پورا کرے۔ اُنکی جملہ کمزوریوں کو اپنے فضل کی معموری سے رفع فرمائے۔ اُن کو جملہ بیماریوں سے شفا بخشے۔ اُن کی جملہ مرادوں کو جو خدا کی شان و بزرگی کے شایان ہیں پورا کرے۔ اُن کے اندر مسیحیت کی حمایت و ہدایت کی زیادہ قوت وطاقت پیدا کرے کہ وہ سب باہم روح پاک کی قوت سے قوی ہو کر نور افشاں کے وسیلے سے اپنے نجات دہندہ کی خوشخبری سنانے۔ اُس کے بنی آدم میں حقوق محفوظ رکھنے میں پہلے کی نسبت بہت زیادہ کوشاں ہوں۔ خداوند یسوع مسیح کے وسیلے سے خدا ہم سب کو یہ بخشے۔ آمین +

سال ۱۹۲۴ء کی الوداعی
اور
سال نو کی تاجپوشی

زندگی کا ایک لمحہ بیش قیمت ہوتا ہے۔ وہ انسان کی تمام حکمت و تدبیر سے پیدا نہیں کیا جا سکتا۔ ہم بفضل خدا ایک سال کی زندگی بسر کر چکے ہیں۔ یہ خدا کا انعام و اُس کی رحمت کا صریح نشان ہے جس کے لئے ہم خدا کا شکر کرتے ہیں

اس بات میں کلام نہیں کہ جیسے ۱۹۲۴ء بھی خدا کی عظیم نعمت کے طور پر ملا تھا۔ وہ ہماری نہایت قیمتی گھڑیوں کا مجموعہ تھا۔ اُس کی رفاقت نے کروڑہا کروڑ بنی آدم کو سرفراز فرمایا۔ اُس کے لمحوں نے کروڑہا بنی آدم کو بناؤ کھلایا اُس کی گھڑیوں نے کروڑہا کروڑ کو خاک سے اُٹھا کر سرفراز کردیا۔ اس کے خوش قسمت دوستوں کو آج اُسکی جُدائی کا ضرور رنج ہوگا۔ وہ اسے آج الوداع کہتے ہوئے اندوہگیں ہوتے ہونگے لیکن سال مذکور کے دوست اسے روک نہیں سکتے۔ اسے رخصت کرنا ضروری ہے ہمیں تنگ گذاری کے ساتھ اسے الوداع کہنا چاہئے۔

اس کے سوا ایک قسم کے لوگوں کو بھی یہاں پر یاد کرنا ہے۔ یہ وہ ہیں جنکو ۱۹۲۴ء کا سال تباہ کرگیا جن کے عزیز و اقارب کو اُن کی رفاقت و سنگت سے جدا کرگیا جنکی خوشیوں کو غموں میں تبدیل کرگیا جن کے عیش و زندگی کے اسباب کی نیلامی بلاگیا۔ جنکے دلوں کو طرح طرح کے صدموں سے چھلنی بناگیا ایسے سب اصحاب کو بھی چاہئے کہ وہ سال مذکور کو خدا کا شکر کرتے ہوئے الوداع کہیں کہ ان کے رنج والم کا سال تمام ہوا۔

علاوہ ازیں ایک اور قسم کے لوگ ہیں جن کو اس سال کی الوداعی میں حصہ لینا چاہئے وہ اصحاب وہ ہیں جن کا تمام سال غفلت ولاپروائی میں بسر ہوگیا جن کا سال خیال کی طرح اُڑگیا۔ جنہوں نے سال مذکور کو عیش و عشرت میں کاٹ لیا۔ وہ آئیں اور اپنے زعم مزاج درست کر الوداع کہیں۔ شاید آگے کو انہیں ایسے اوقات نصیب نہ ہوں۔

غرضیکہ ناظرین کرام خدا کا شکر کرتے ہوئے ۱۹۲۴ء کو الوداع کہیں۔ گو ہماری زندگی کا یہ سال بھی خیال کی طرح بسر ہوگیا۔ گو ہم نے اس کے مواقع اور اوقات کی وہ قدر نہ کی جو ہم سے مطلوب تھی۔ تو بھی ہم اس الٰہی حکمران کو رخصت کریں اور نئے سال کی تاجپوشی کی خوشی میں شریک ہوں۔ کلام میں آیا ہے کہ

تو اپنے لطف سے سال کو تاج بخشتا ہو
تیرے نقش پا سے روغن ٹپکتا ہے۔

ہم آج کے دن بفضل خدا ایک جشن تاجپوشی میں شریک ہیں۔ یہ جشن کسی انسانی بادشاہ کی تاجپوشی کا نہیں ہے بلکہ جشن قدرت ہے۔ اس کی خوشی میں صرف کسی انسانی

قوم کے افراد ہی شریک نہیں ہیں بلکہ خدا کی تمام مخلوقات خوشی مناتی دکھائی گئی ہے۔ زبور نویس لکھتا ہے کہ چراگاہوں کی گھاس شبنم کے قطرات سے۔ پہاڑوں کے جنگل پھولوں کے ہاروں سے آراستہ ہیں۔ نشیب کے میدان غلوں سے سرسبز ہیں اور وادیاں گلوں سے معمور ہیں۔ اس کی نظر میں کل کائنات جشن تاجپوشی میں شریک ہے۔ زمین و آسمان خوشی سے لبریز ہیں۔ خدا کا شکر ہو کہ اس نے ہمیں بھی اس جشن تاجپوشی کی خوشی میں شریک کیا ہے۔ دیکھو خدا نے ۱۹۲۵ء کے سر پر لطف کا تاج رکھ دیا ہے۔

ہم اس بات کو فراموش نہ کریں کہ ۱۹۲۵ء کی تاجپوشی صرف سال کی تاجپوشی نہیں۔ بلکہ ان سب کی تاجپوشی ہو جو اس جشن میں شریک ہیں۔ زبور ۱۰۳-۴ میں آیا ہے کہ وہ تجھ پر رحمتوں کا تاج رکھتا ہے۔ یعقوب ۱: ۱۲ و مکاشفہ ۲: ۱۰ میں زندگی کے تاج کا ذکر آیا ہے۔ ۲ تمطاؤس ۴: ۸۔ میں راستبازی کے تاج کا ذکر آیا ہے۔ ہماری سند کی آیت لطف کے تاج کا ذکر کرتی ہے۔ غرضیکہ سال کی تاجپوشی سے مراد فرزندان خدا کی تاجپوشی کی بھی ہے۔ یہ ہماری تاجپوشی بھی ہے۔ واقعی آج کا دن جملہ بندگان خدا کے لئے کمال خوشی کا دن ہے۔ ہم اپنے جملہ ناظرین کرام کو تاجپوشی کی مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ خدا ہم سبھوں کو نئے سال کے ساتھ وفادار اور خدمت گذار بنائے کہ ہم اپنے اور سال نو کے تاجوں کی حفاظت کر سکیں۔

قبولیت کا وقت اور نجات کا دن

آج قبولیت کا وقت ہے۔ آج نجات کا دن ہے۔ لفظ آج اور دن ۱۹۲۴ء کے ہر ایک دن پر استعمال ہوتا آیا ہے سال کے ۳۶۵ دن آج اور دن ہو ہو کر ہمارے پاس سے گذرتے رہے۔ پر قبولیت اور نجات بہت کم اصحاب کو نصیب ہوئی۔ درو کا وقت گذرا۔ گرمی کے ایام تمام ہوئے۔ پر ہم نے رہائی نہ پائی۔

حضرت ایوب ذکر کرتا ہے کہ قبولیت کا وقت اور نجات کے دن نہایت تیزی سے بلکہ بجلی کی سی سرعت سے گذر گئے۔ وہ کہتا ہے کہ "میری عمر کے دن ڈاک سے بھی جلد رو ہیں۔ وے اُڑ جاتے ہیں اور چین نہیں دیکھتے" ۹: ۲۵۔

قبولیت کے وقت جو ہم گذار چکے ہیں۔ نجات کے ایام جن کو ہم پیچھے چھوڑ چکے ہیں وہ سب کے سب نہایت تیز روی کرتے ہوئے ہماری آنکھوں میں آئے اور رعد و برق کی سی تیزی اور سرعت کے ساتھ گذر گئے۔ اگر ان وقتوں اور دنوں پر پھر کر دیکھا جائے تو وہ بہتوں کی قبولیت اور نجات سے خالی نظر آئینگے۔

ہماری زندگی کا ہر ایک وقت اور ہماری حیات کا ہر ایک دن خدا اور انسان کی مقبولیت حاصل کرنے کا ایک ایک قیمتی اور بیش بہا موقع اور نجات حاصل کرنے کی گرانقدر مہلت تھا۔ ہم میں سے بہتوں نے اس وقت و مہلت کو ضائع کیا اور مقبولیت و نجات کی خوشی اور شادمانی سے محروم رہے۔ ہم نے نامقبولیت اور گناہ کی غلامی کو عزیز رکھا اور بےمعافی کا نقصان اُٹھایا۔ دیکھیں ہنوز ہم میں کس قدر لوگ اپنی پریشانی میں کراہتے اور سرد آہیں کھینچ رہے ہیں۔ اگر

ہم اب تک قبولیت و نجات سے محروم ہیں

تو خدا نے پھر ہمارے لئے قبولیت و نجات کا دروازہ یہ کہہ کر کھلا رکھا ہے۔ کہ "آج قبولیت کا وقت ہے۔ آج نجات کا دن ہے"۔ لفظ "وقت" کی دلالت غیر محدود زمانہ پر ہوتی ہے اور لفظ "آج" اور "دن" وقت کا حصہ ظاہر و مقرر کرتے ہیں جس سے ہمیں واسطہ ہے۔ لفظ آج اور دن تعین زمانی کے لئے ہیں جو ہماری قبولیت و نجات کو آنے والے زمانہ سے جدا کر کے اسی دن میں محدود کر دیتے ہیں۔ جس دن ہم خدا کے اس کلام و پیغام کو پائیں جو ہماری مقبولیت اور نجات سے علاقہ رکھتا ہو خدا نے اپنی مہربانی سے ہم طالبان نجات و مقبولیت کو آج کے دن ہی قبولیت و نجات کے لئے وقت دیا ہے۔ وہ فرماتا ہے کہ "اے تھکے اور بڑے بوجھ سے دبے لوگو تم سب میرے پاس آؤ اور میں تمہیں آرام دونگا"۔ آرام کے طالبوں کو خبر دی جاتی ہے کہ آج قبولیت کا وقت ہے اور آج نجات کا دن ہے۔

ہماری قبولیت و نجات کا دن ہی نیا سال ہو

یسوع مسیح کی زندگی سے جدائی میں خواہ ہم کوڑیوں برس ضائع کر چکے۔ ہزاروں دن گذار چکے پر جس دن کسی مومن کو سچی نجات اور قبولیت ملگئی اسی دن وہ نئی زندگی کے نئے دن و سال کا جشن ہی بنگیا۔ خدا نے ہمیں نیا سال اور نئے سال کا نیا دن اسی لئے بخشا ہے کہ ہم اس میں الٰہی قبولیت اور الٰہی نجات کو حاصل کریں۔

نئے سال میں ہمارا اپنا مقصد

خداوند کا روح مجھ پر ہے۔ اس لئے کہ اس نے مجھے غریبوں کو خوشخبری دینے کے لئے مسح کیا۔ اس نے مجھے بھیجا ہے کہ قیدیوں کو رہائی اور اندھوں کو بینائی پانے کی خبر سناؤں۔ کچلے ہوؤں کو آزاد کروں اور خداوند کے سال مقبول کی منادی کروں۔ لوقا ۴: ۱۸-۱۹۔

سال مقبول کی منادی

نور افشاں کا نظریہ اور اس کا مقصد ہوگا۔ ابتداء سے نور افشاں اسی مقصد کو پورا کرتا رہا ہے۔ بفضل خدا ۱۹۲۵ء میں بھی وہ خداوند کے سال مقبول کی منادی ہی کریگا +

سال مقبول کی منادی خداوند یسوع مسیح کی زندگی کا مقصد تھا۔ یسوع مسیح کے تمام شاگردوں کی زندگی کا مقصد تھا۔ انجیل مقدس سال مقبول کی منادی کے مضامین کا مجموعہ ہے۔ نور افشاں کا مقصد سال مقبول کی منادی کے سوا اور کچھ ہو ہی نہیں سکتا۔

ہمارے ملک و زمانہ میں غریبوں اور غمزدوں کی اب تک کثیر تعداد موجود ہے۔ گناہ اور زبردست روگوں کے قیدیوں کا شمار آج تک بڑا ہے۔ عقل و

نکر کے اندھے اور لا مذہبی کے کورباطن اب تک بت ہیں۔ زبردستوں کے جبر و ظلم سے کچلے ہوؤں کی آج تک حد نہیں ہے۔ خدا کے تمام مظلوم و مجبور لوگ رہائی دہندہ کے ویسے ہی محتاج ہیں جیسے کہ یسوع مسیح کے وقت محتاج تھے۔ انہیں رہائی دہندہ کی خوشخبری سنانا فرض ہے۔ انکو آزادی دلانا لازمی ہے۔

ہمارے ہموطن عموماً اور بعض مسیحی اصحاب خصوصاً سمجھ بیٹھے ہیں کہ منادی کا زمانہ ختم ہو گیا۔ بشارت سنانے کے دن چل بسے۔ اب عمل زندگی کا زمانہ ہے منادی وغیرہ کی کچھ حقیقت نہیں رہی۔ افسوس ہے کہ اس خیال کو ماننے والے نہ پیشتر کبھی مناد تھے اور نہ آجکل میدانِ عمل میں کچھ کر کے دکھانے والے ہیں تو بھی وہ سال مقبول کی منادی کو اور عمل کو ایک دوسرے سے جدا کرنے کے راگ گاتے پھرتے ہیں۔ وہ مہاتما گاندھی کو مسیح بنانے کے شور مچا سکتے پر یسوع مسیح کے اعلیٰ کام میں کسی کی مدد کرنے کو تیار نہیں ہو سکتے۔ کچھ ہی ہو پر نور افشاں منادی کریگا وہ خداوند کے سال مقبول کی بشارتیں سنائیگا۔

غریب غربا کی رہائی صرف یسوع مسیح سے ہوگی

لاریب ہماری قوم کے رہنماؤں نے بھی شدھی اور اچھوت اُدھار کی سکیم تیار کی ہے۔ یہ سکیم اشدھوں اور اچھوتوں کے بھلے کے لئے ہرگز تیار نہیں کی گئی۔ بلکہ جابروں کے نفع اور فائدہ کے لئے تیار کی گئی ہے۔ اشدھ اور اچھوت تو شدھ اور چھوت ہو کر بھی اشدھ کے اشدھ ہی رہینگے البتہ اُن کے شدھ دکھلانے سے فائدہ وہ ہندو اُٹھائینگے جو برہمن چھتری۔ ویش کہلاتے ہیں۔ اور یہ شدھی وغیرہ بھی ہندوستان میں دو صد سال تک خداوند کے سال مقبول کی منادی کرنے کے بعد پیدا ہوئی ہے جو اسی منادی کا نتیجہ ہے۔ پس یہ شدھی اور اچھوت اودھار کی نو پیدا تحریکیں ہنوز اس بات کی سخت متقاضی ہیں کہ سال مقبول کی منادی کی جائے۔ ان ہندوؤں اور

غلاموں کو بھی رہائی دلائی جائے جو شدھی وغیرہ کی بدعات سے نئے سرے سے باندھے جا رہے ہیں۔

ہند میں مسیحی جماعت کی زندگی منادی کرنے پر موقوف ہے

خداوند یسوع مسیح نے اپنی کلیسیا کو جو آخری حکم دیا وہ تمام دنیا میں منادی کرنے کا ہی حکم تھا۔ شاگردوں کی جماعت نے منادی کے حکم کو مانکر گرد و نواح کے تمام صوبوں اور ملکوں میں مسیحی جماعتیں قائم کر دیں۔ اگر ہم یسوع مسیح کے شاگرد ہیں تو ہمنے منادی کرنے کے حکم کو ماننا ہے۔ اگر ہمارے دلوں میں یسوع مسیح کی کچھ بھی عزت ہے تو ہمیں سال مقبول کی منادی کرنا ہے۔ اُن کو رہائی و خلاصی دلانا ہے۔ جو آج تک ظالموں کے ظلم سے دُکھ اُٹھا رہے ہیں۔

سال مقبول کی منادی ایک زبردست طریق عمل ہے

وہ اصحاب جو منادی پر عمل کو ترجیح دیتے ہیں یاد رکھیں کہ قبولیت کے سال کی منادی ایک زبردست طریق عمل ہے۔ یہ قوموں کو۔ گروہوں کو۔ گھرانوں کو۔ افراد کو جلانیوالا اور بنانے والا طریق عمل ہے۔ ۱۹۲۴ برس سے دنیا اسی طریق عمل سے بنتی آئی ہے۔ ہندوستان میں ۴۰ لاکھ مسیحی اسی طریق عمل سے پیدا ہوتے ہیں۔ انہوں نے اسی منادی کے وسیلے سے یسوع مسیح میں نجات پائی ہے۔ اگر منادی ایک زبردست طریق عمل نہ ہوتا تو نہ صرف اس کی اس قدر عمر درازنہ ہوتی۔ بلکہ اس سے ہرگز وہ نتائج فی زمانہ دنیا نہ دیکھتی جو اس نے دیکھے ہیں اور آجکل دیکھ رہی ہے۔

میدانِ عمل

وہ صاحبان جو تحریر سے خداوند یسوع مسیح کی اور خدا کی بادشاہت کی منادی کیا چاہتے ہیں میدانِ عمل میں نکلیں اور اپنی خداداد لیاقتوں کے جوہر دکھلائیں۔ نور افشاں کے اوراق زمین کے کناروں تک آپکی آواز پہنچانے کیلئے تیار ہیں

لمعات

ہمارے واعظین اکثر یہ کوشش کرتے ہیں کہ لوگوں کو نہایت نرمی و ملائمت سے انجیل سنائیں۔ مگر پلپٹ پر اکثر بانسری بجانے کے بجائے نرسنگا پھونکنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ (ڈاکٹر آر ایس)

ہم خدا کی ٹھیک ٹھیک تعریف یا تشخیص نہیں کر سکتے ہیں۔ اگر ہم کر سکتے تو ہم اس کو محدود کرتے اور اس کی خدائیت کو کھو دیتے۔ (ر۔د)

جیسے جسم کی ترقی اور بڑھتی کے لئے خوراک ضروری ہے۔ ویسے ہی روح کو خوراک کی ضرورت ہے۔ خصوصاً اسے ذہنی خوراک کی ضرورت ہے۔ یہ بالتخصیص استادوں اور منادوں اور دیگر مسیحیوں کی روحانی ترقی کے لئے لازمی ہے۔ افسوس کی بات ہے کہ اکثر اپنی ذہنی ترقی نہیں کرتے ہیں۔ اُنہیں کُتب خوانی کا شوق ہی نہیں ہے۔ ان میں سے بہتوں کے پاس اچھی کتابوں کی ایک الماری تک نہیں ہے (ر۔ر)

اکثر اصحاب دن رات دوسروں کی بُرائی کے ذکر تذکرے کرکے مجالس میں اوقات بسری کیا کرتے ہیں۔ یہ زیادہ تر وہ لوگ ہوتے ہیں جو کار و بار سے فارغ اور محکمہ بیکاری میں ملازم ہوتے ہیں۔ اگر وہ فرصت کے اوقات میں اپنے آپ کو دیکھنا اور اپنے عیوب و نقائص کی تلاش کرنا سیکھ لیتے تو اُن کی زبانیں دوسروں کی بدگوئی کرنے سے رُک جاتیں اور اُن کی آنکھیں دوسروں کے عیب تلاش نہ کر سکتیں۔

جیسے بارش کے پانی اونچی جگہوں کی تمام میل کچیل اور گندگی کو نشیب کی زمین میں جمع کر دیتے ہیں ویسے

بحالت روزہ خانی کھاتے پیتے لوگوں کی تمام بدکاریاں اور برائیاں غریب غربا کے گھروں میں جمع کرتی رہتی ہیں۔ ہر ایک شہر و قصبہ اور گاؤں میں ہر قسم کی بدمعاشیاں کھاتے پیتے لوگ کرتے ہیں۔ پر سب سے بُرے لوگ غریب اور وہاں کے چوہڑے چمار مشہور ہیں۔

ہر ایک آدمی دوسروں کے لئے فرض و واجبات کے بوجھ آسانی سے تیار کرسکتا ہے۔ بنہایت فصیح زبان میں تیار کرسکتا ہے۔ ہر ایک مذہب کے بانی نے اور ان کے طرفداروں نے ایسے ہی کیا ہے اور آگے کو ایسا ہی ہوتا رہیگا۔ مگر وہ آدمی مشکل سے ملا ہوگا جس نے دوسروں کے فرائض ادا کرنے کے لئے اپنا کوئی پر لطف خیال بھلایا ہو۔ دنیا کو ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے۔

گرنشٹ آشرم

ہردوار جوالاپور

ناظرین! لو آخر خدا نے ہماری مراد پوری کی۔ لوگ پوچھتے پوچھتے تھک گئے اور بہت نا امید ہو گئے۔ مگر ہر کام کا ایک وقت ہوتا ہے۔ جلدی کرنے سے کچھ نہیں ملتا۔ دیر آید درست آید۔ دو سال سے اخبارات میں آشرم کا تذکرہ ہوتا رہا خیر تنخواہ مہربان مسیحی اصحاب نے چندے بھی دیئے۔ اب آشرم کھل گیا ہے۔ ہمارا کام تو ختم ہوا اب صرف مونکس و راہبوں کی ضرورت ہے۔ ہردوار اسٹیشن کے قریب دامن کوہ کے ساتھ تیس گھماؤں زمین خریدی گئی ہے۔ فی الحال ضرورت پوری کرنے کے واسطے جوالاپور میں مکانات ہیں۔ عنقریب خرید شدہ زمین میں مکانات کی تعمیر شروع ہو جائیگی۔ اب اُن جوانوں کے واسطے جو انجیل کی خدمت اپنی زندگی کا مدعا سمجھتے ہیں۔ موقع ہے کہ آشرم میں داخل ہوں کسی چرچ کی خصوصیت نہیں۔ یہ آشرم تمام مسیحیوں کے واسطے ہے۔ خواہ کسی چرچ کے ہوں۔ بجود دیانتی آشرم میں داخل ہونگے۔ اُن کے سادہ روزانہ اخراجات کھانے پینے کے آشرم کمیٹی دیگی۔ کسی کو کچھ خرچ کرنا نہیں پڑیگا۔ تعلیم دی جائیگی۔ کھانے پینے کو دیا جائیگا۔ انجیل کی خدمت کے واسطے تیار کئے جائینگے۔ اب دیکھیں کہ کس قدر بہادر جوان خود انکاری کرکے دنیا اور دنیا کی شان پر لات مار کر تجرد اور فرمانبرداری کی قسم اُٹھانے کو تیار ہوتے ہیں۔ اور اس صلیبی خدمت اور روحانی عزت کو روحوں اور خداوند کے واسطے اختیار کرنے اور آشرم میں شامل ہونے کو تیار پائے جاتے ہیں۔ مسٹر فرنک یعنی مہنت افیسر اس جو خداوند کی صلیب کے فدائی ہیں اور آشرم کے مہنت ہیں ہر ایک سچے وفادار صلیب کے خادم کو خوش آمدید کہنے کو تیار ہیں۔ اگر یہ موقع کھویا جائیگا تو گناہ آپ کے ذمہ رہیگا۔ ہم نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ خدا کا شکر ہے کہ اس نے ہم کو اس ذمہ داری سے سبکدوش کیا۔ یاد رہے کہ پنجاب آشرم کمیٹی پنجاب کے امیدواران آشرم کے تمام اخراجات آشرم کے مقررہ قاعدے کے مطابق ادا کرنے کو تیار ہے۔ پنجاب کے امیدوار راقم سے خط و کتابت کریں۔ یوپی اور ہندوستان کے مہنت صاحب ایس۔ پی۔ جی مشن رڑکی۔ للہ الحمد ٹھکانے لگی محنت اپنی۔

واعظ۔ کلارک آباد۔ ضلع لاہور

تحقیق الاسلام

میں فرقہ شیعہ کا ایک فرد ہوں۔ میرے نبی محمد مصطفےٰ اور آئمہ ہدےٰ نے حکم فرمایا ہے کہ تحقیق حق کے لئے ہر شخص کے کہنے کو سنو۔ یہ نہ دیکھو کہ کہنے والا کون ہے۔ یہ حکم مسلمانوں کے لئے خاص نہیں ہے۔ بلکہ انسانی برادری کے لئے عام ہدایت ہے اور اس ہدایت میں بہت سے مطالب پوشیدہ ہیں۔

میں نے عالیجناب پادری غلام مسیح صاحب کی **تحقیق الاسلام** کو از اول تا آخر پڑھا۔ واقعی کتاب مذکور اپنی نوعیت میں نہایت خوبی سے تیار کیگئی

مجھے پادری صاحب کی رائے سے بالکل اتفاق ہے کہ موجودہ نام نہاد اہل قبلہ جنکی تفاسیر اور کتب کا پادری صاحب نے حوالہ دیا ہے۔ اسلام کی حقیقت کو نہیں سمجھے اور یہ کہ مسیحیوں نے محمد کی شخصیت اور اس کی قابلیت اور عزت کو بلا سمجھے ہوئے اعتراضات اور حملے کر دیئے ہم لوگ اس کے مدعی ہیں کہ اصلی و حقیقی اسلام محمدی خود محمد اور ان کے جانشینوں ائمہ اطہار سے ہم کو ملا جس پر ہم عمل پیرا ہیں۔ جو دخل در معقولات اہل دنیا نے اسلامی پردہ میں قہر و غلبہ اور اپنی جاہ و حشم کے لئے کیا۔ اس کو ہم لوگ نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اُن لوگوں نے اپنے افعال اور اغراض کے لئے اصلی اسلام کو پس پشت پھینکا اور ایک نیا اسلام اغراض دنیا حاصل کرنے کے لئے بنا لیا۔ اور خاندان محمد کو ذلت اور مصیبت میں ڈالے رکھا۔ تاکہ اصلی اسلام ابھرنے نہ پائے اور اُن کا بنا بنایا کھیل بگڑ جائے۔ ہمارا اعتقاد ہے کہ دین آسمانی کی تبلیغ خداوند عالم نے اپنے رسولوں کے ذریعہ سے یکے بعد دیگرے کی۔ وہ بزبان عرب اسلام تھا اور ہے۔ ہمارا اس پر ایمان ہے کہ جملہ صحف و کتب ربانی یکساں قابل عزت و تعظیم ہیں۔ وہ سب سچی ہیں۔ اُن میں سے کسی ایک کا بھی منکر کافر و دوزخی ہے۔ یہ ہم کو تسلیم ہے کہ محمد مصطفےٰ نے مسیحیت کی پوری تصدیق کی۔ اُن کے زمانہ میں یہودیوں کے مظالم عیسائیوں پر بے حد و شمار تھے یہودیت کی مسیحیت پر ناقابل برداشت یورش تھی قتل و غارت کے مصائب میں مسیحی امت گرفتار تھی۔ . . .

. . . . . . اس سخت زمانہ میں محمد مسیحیوں کی امداد کو اُٹھ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے حضرت مریم کی عصمت اور عفت کو تمام عالم پر ثابت کیا اور یہ بھی ثابت کر دیا کہ حضرت عیسےٰ کنواری معصومہ کے پاک بطن سے بامر قادر مطلق پیدا ہوئے۔ یہ محمد ہی تھے جنہوں نے حضرت عیسےٰ کو روح اللہ بنا دیا اور یہودیوں کو

بہر نوع نیچا دکھلایا۔ اس طرح محمد نے مسیحیت پر بڑا احسان کیا۔ تمام مسیحیوں کا اخلاقی فرض ہے کہ شکر گذاری کے ساتھ سر تسلیم خم کریں۔

ہم لوگ حضرت مسیح کو روح اللہ مانتے ہیں۔ اور ہر مہینہ کا نیا چاند دیکھ کر جو نقوش دیکھتے ہیں۔ جن میں یہی ہوتا ہے کہ لا الہ الا اللہ عیسی روح اللہ ہمارا اعتقاد ہے کہ قریب قیامت جس وقت ہمارا بارھواں امام محمد مہدی ظہور کریگا حضرت مسیح بھی تشریف لائینگے اور کفر و شرک سے دنیا کو دونوں ملکر پاک کرینگے۔ ہم حضرت عیسیٰ کی عصمت پر دلدادہ ہیں۔ اور انکے ایک ناخن پا پر ہماری ہزار جانیں قربان ہیں۔ افسوس ہے کہ مسیحی علما نے حقیقی اسلام کی تحقیق نہیں کی۔ نام نہاد مسلمانوں کے اعمال اور اُن کی کتب و تفاسیر پر محمد کو نشانہ اعتراضات بنا لیا۔ تمام مسلمانوں کو ایک لاٹھی سے ہانک دیا اور سب کے دشمن ہو بیٹھے۔ پادری صاحب نے اپنی کتاب میں ثابت کیا ہے کہ محمد مسیحیت کے مشتری اور دین عیسوی کے قابل قدر اور باعزت رکن اعظم تھے۔ اس صورت میں عیسائیوں کا اخلاقی اور مذہبی فرض ہے کہ اپنے (بیجا) حملوں سے محمد اور اس کے خاندان کو معاف کریں اور ان سب کو محترم اور ذی عزت شمار کریں۔

ہماری رائے ہے کہ مسیحی صاحبان نے ابھی تک رموز قرآن اور حقانیت اسلام کو نہیں سمجھا ہے۔ اگر ان صاحبان نے شیعوں کے نقطہ نظر سے اسلام کی جانچ کی ہوتی تو شاید یہ تفرقہ جو اس وقت اسلام و مسیحیت میں رونما ہوا ہے ظہور پذیر نہ ہوتا اور ہم دونوں دوش بدوش ایک ساتھ بیٹھ سکتے۔ اور دونوں کو تبادلہ خیالات کا دوستانہ موقع ملتا اور نہایت آشتی اور امن کے ساتھ مسیحیوں کو مسیحیت کی تبلیغ اور مسلمانوں کو دعوت اسلام میں سہولت ہوتی

ان کی والدہ حضرت زینب خاتون خاندان حضرت پطرس صحابی حضرت مسیح علیہ السلام سے تھیں

قرآن پاک میں خداوند عالم نے مشرکین کو نجس قرار دیا ہے اور مسیحیوں کے کھانے اہل اسلام کے واسطے حلال کئے ہیں۔ مگر ہمارے نام نہاد اہل قبلہ نے باوجود دعوئے مسلمانی اُلٹی گنگا بہائی ہے۔ مشرکین کی جملہ اشیا مثل طعام وغیرہ کو شیر مادر کی طرح حلال کر لیا ہے اور مسیحیوں سے اتنی مخالفت کہ اگر کوئی مسلمان کسی عیسائی کی بنائی ہوئی چاء بھی پی لیتا ہے تو اُس پر کفر و الحاد کے فتوے پاس کر دیتے ہیں۔ علاوہ اس کے اُن کے تمام اقوال و افعال ایسے ہوتے ہیں جن سے غیر مسلموں کے دل دُکھیں جس کا نتیجہ صریحاً ہے کہ غیر مسلم اُن سے اور اُن کے مذہب سے نفرت کرتا ہے۔ اور اُن کی اچھی بات بھی اُسکو بُری لگتی ہے۔

عالیجناب پادری غلام مسیح صاحب کی کتاب **تحقیق الاسلام** (حصہ اول) کی میں قدر کرتا ہوں اور اُن کی اعلےٰ قابلیت کی داد دیتا ہوں۔ بہتر ہوگا کہ میرا یہ مضمون مسیحی پبلک کے سامنے پیش کیا جائے۔

(سید) نظیر احمد رضوی وکیل سیتاپور (اودھ)

۱۹۲۵ء کی جنتری

نارتھ انڈیا کرسچن ٹریکٹ اور بک سوسائٹی کے سکریٹری صاحب نے ہندی اور رومن کی جنتری ۱۹۲۵ء کے لئے ہمارے پاس بھیجی ہے جس کے ہر ماہ کے ہر ایک دن کیلئے بائبل مقدس کی ایک موزوں آیت بھی دی ہے۔ ابتدائی صفحہ پر پانچ ہزار کو معجزانہ طور سے روٹیاں کھلانے کی رنگین تصویر دی ہے۔ یہ جنتری ہندی اور رومن کیرکٹر میں مل سکتی ہے۔ فی کاپی اصلی قیمت ۸ ہے۔ جو صرف ۲ پر فروخت ہو رہی ہے نارتھ انڈیا کرسچن ٹریکٹ اینڈ بک سوسائٹی الہ آباد سے طلب فرمائیں۔ اور کمرے کی زینت بڑھائیں۔ نہایت شاندار جنتری ہے

خیالات دیرینہ*

پہلی صحبت۔ سیرۃ المسیح

عزیز بھائیو! میں جانتا ہوں کہ تم چال چلن کو سب سے اعلےٰ درجہ دیتے ہو۔ تعلیم یہی ہے کہ چال چلن سب باتوں سے مقدم سمجھا جائے۔ ہمارے خیالات اور ارادے ہماری خواہشیں اور جبلتیں ہمارے کاموں کا منبع ہیں۔ اور ہمارا ہر کام ہمارے خیالات اور جذبوں کو ثابت کرتا ہے پس اگر کسی شخص کی سیرۃ یا کیرکٹر کا مطالعہ کرنا چاہو تو نہ صرف اُس کے کام دیکھو بلکہ اُس کے خیالات اور اُس کی تعلیم کا بھی مطالعہ کرو مسیح کا چال چلن بھی انہی۔۔۔۔ دو طریقوں سے جانچا جاتا ہے۔ اس کی تعلیم اور اُسکے کام۔

آج سے قریباً دو ہزار برس کے شہر یروشلم کا نقشہ اپنی آنکھوں کے سامنے کھینچئے۔ آپ ایک مرد کو گلی کوچوں میں تعلیم دیتے پائینگے۔ اُس کے رنگ ڈھنگ شکل و شباہت کی نسبت انجیلوں میں بہت کچھ درج نہیں۔ مگر اُس کی شخصیت کا جو اثر لوگوں پر ہوتا تھا۔ نہایت صفائی سے بیان کیا گیا ہے لکھا ہے کہ وہ اختیار والوں کی طرح کلام کرتا تھا۔ اُس کے بیان میں پس و پیش نہ تھا۔ وہ لفظوں کو کاٹتا نہ تھا۔ اُسکی آواز میں عراقی نہ تھی۔ بلکہ جو کچھ کہتا تھا۔ یقین سے، اطمینان سے۔ اور خاص غرض سے۔ اُس کے کلام میں یہ اثر تھا کہ اگر کام کرتے لوگوں سے کہے میرے پیچھے آؤ تو وہ کام چھوڑ کر اُس کے پیچھے ہو لیتے تھے۔ بدروحیں اس کے آگے کانپتی تھیں۔ طوفان تھم جاتے تھے۔ اس کے گرفتار کرنے والے اس کو دیکھ کر ٹھٹک گئے۔ بلکہ منہ کے بل گر پڑے۔ اس

* گذشتہ گرمیوں میں مجھے موقع ملا کہ کرسچن ٹریننگ انسٹیٹیوٹ کے تین سو زائد مسیحی طلبا سے مسیح کی شخصیت اور اُسکی تعلیم کا بیان کروں عموماً مضامین اٹلی کے مشہور مصنف پیپینی اور امریکہ کے پروفیسر پی باؤی کے کتابوں سے اخذ کئے گئے ہیں ان خیالات دیرینہ کے عنوان سے ناظرین نور افشاں کے پیش نظر ہیں

کا بچوں کو پیار کرنا اور گود میں لینا عورتوں کی محبت بھری خدمت قبول کرنا تصویر کا دوسرا رُخ ہے۔ غرضیکہ اختیار اور ہمدردی۔ رعب اور رقت عجیب انداز سے اُس میں ملے ہوئے تھے۔ آپ کہینگے کہ ان تمام باتوں سے کوئی تسلی بخش تصویر نہیں کھنچتی۔ یہ متضاد اوصاف ایک شخصیت میں موجود ہیں۔ مگر اُس کی زندگی کا مرکزی اصول کیا تھا! کوئی ایسی کنجی چاہئے جس سے ہم اُسکے ظاہر و باطن کی حقیقتوں کو دیکھ سکیں۔

آپ تاریخ کلیسیا اُٹھا کر دیکھئے۔ مختلف وقتوں پر لوگوں نے مسیح کی زندگی کے کسی ایک پہلو کو زیادہ اہمیت دی ہے مسیح نے کہا ہے کہ "میں دُنیا کا نور ہوں" لوگوں نے اس روشنی کو اُسی طرح دیکھا جیسے ایک بچہ ہفت پہلو بلور کو سطرنج کے سامنے رکھے اور اُسے سات رنگ دکھائی دیں اور پھر ہر رنگ کو وہ روشنی تصور کرے۔ ہندوستان کی موجودہ حالت دیکھو۔ جس کسی نے گرو کا باغ میں اکالی سکھوں کو پٹتے دیکھا ہو یا دکیم میں ستیاگرہیوں کی مصیبتوں کا ذکر پڑھا ہو۔ یا مہاتما گاندھی کی تقریریں سُنی ہوں وہ بے ساختہ کہہ اُٹھیگا کہ یسوع بے زبان برہ اور مرد غمناک ہندوستان کے لئے نمونہ ہے۔ خود انکاری۔ ایثار اور قربانی، انتقام نہ لینا ہمارے لئے ایسے اصول ہیں۔ جن سے ہم اپنے تمام ملکی اور تمدنی مسائل کو حل کرنا چاہتے ہیں۔ برعکس اس ممالک مغربیہ میں چند ایسے فرقے ہیں جو مسیح کو ایک شاعر۔ مناظر فطرت کا عاشق اور حُسن اور خوشی کا ماخذ سمجھتے ہیں۔ انکا دعوٰے ہے کہ مسیح ہر چیز میں خدا کا جلال دیکھتا تھا اور اُس کی تعریف کرتا تھا۔ ایک ندے کا اپار بچ ہونا بھی قدرت خالق کا ظہور تھا۔ وہ قدرت کے نظاروں سے متاثر ہوتا تھا اور خوشی اُس کے لبوں سے ٹپکتی تھی۔ میری خوشی تم میں ہو اور تمہاری خوشی پوری ہو۔

حقیقت یہ ہے کہ انجیلوں میں ایسے واقعات ملتے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ یسوع دنیا کے رنج و راحت دونوں میں شریک ہوتا تھا۔ ہم یہ ہرگز نہیں کہینگے کہ دُکھ اُٹھانا ہی اُس نے اپنا مقصد رکھا تھا۔ یا کھانا پینا اور عیش کی زندگی کاٹنا اُس کا مطمح نظر تھا۔ اس کی مثال اُس شخص کی ہے جو کسی بڑے پہاڑ کی چوٹی پر پہنچنا چاہتا ہے۔ راہ میں سرسبز وادیاں اور میٹھے پانی کے چشمے دیکھتا ہے اور خشک اور جلی ہوئی چٹانوں کا مشاہدہ کرتا ہے۔ اب یہ کہنا کہ وہ وادیوں اور چشموں کو دیکھنے کے لئے پہاڑ پر گیا تھا۔ ایسے ہی غلط ہے جیسے یہ کہنا کہ جلی ہوئی چٹانوں کا معائنہ اُس کا مدعا تھا کیونکہ اُس کا منزل مقصود مختلف ہے۔ یہ محض راستے کے مرحلے اور پڑاؤ ہیں۔

مسیح کی تعلیم میں سب سے پہلی بات اس کا اختیار قدرت اور دبدبہ تھی۔ خواہ ایک مرد ہو یا ہجوم اُس کا کلام غور سے سنتے ہیں۔ لوگ اس میں لیڈر ہونے کے اوصاف پاتے ہیں اور اُسکی رہنمائی قبول کرنے کو تیار ہوتے ہیں ایک ایسا جملہ کہ مجھے اوپر سے اختیار ملا ہے۔ سپاہیوں کے دل پر کیا اثر کرتا ہوگا۔ اپنے جرنیل اور کپتان کی تصویر اُن کے سامنے کھنچ جاتی ہوگی۔ واقعی روحانی طاقت گراں ڈیل جسموں کو مغلوب کرتی ہے۔ سادھو سندر سنگھ کی سوانح عمری اُٹھا کر دیکھیں۔ وہاں ایسے بہت سے واقعات ملتے ہیں جہاں روحانی قوت نے تمام مخالف طاقتوں پر غلبہ پایا۔ پس مسیح کی زندگی میں سب سے بڑی بات اس کی روحانی زندگی تھی۔

جلال الدین۔

ازالہ مادہ

دنیا میں خدا پرست مذاہب میں سے صرف آریہ مذہب ہی اس عقیدہ میں خاص امتیاز رکھتا ہے کہ خدا نے ما سوا اللہ کو خلق کیا اور نہ اس مادی دنیا پر اسے کچھ اختیار واقتدار حاصل ہے۔ یہودیت۔ اسلام اور مسیحی مذاہب خدا کو خالق اور قادر مانتے ہیں۔ مگر وہ بہرہ لوگوں کی طرح آریہ سماج بڑے زور شور سے دعوٰے کر رہا ہے کہ خدا نے نہ آسمان و زمین اور موجودات کو بنایا اور نہ بنا سکتا ہے۔

اس دعوٰے کی تردید میں مشہور علامہ پادری مولوی سلطان محمد خانصاحب افغان سکنہ فتح گڑھ نے ایک رسالہ بنام ازالہ مادہ لکھا ہے جس میں فلسفہ، منطق اور سائنس کی ناقابل تردید شہادتوں اور دلیلوں سے ثابت کر دیا ہے کہ آج کے دن تک مادہ پرست لوگ مادہ کی تعریف کر ہی نہیں سکے۔ آپ نے یونانی۔ انگریزی۔ جرمنی وغیرہ علمائے قدیم وجدید کی کتابوں کے حوالوں سے کتاب کو اس قدر ٹھوس بنا دیا ہے کہ ہر ایک شخص کو اُس کے مطالعہ سے مان لینا پڑتا ہے کہ مادہ بذاتہ کچھ شے نہیں۔ وہ فانی اور غیر ازلی ہے یہ رسالہ ہماری رائے میں تمام مذاہب کے مطالعہ کے لائق ہے۔ قابل مصنف نے آخر میں موجودہ زمانہ.... فرقہ آریہ کے پیشوا پنڈت دیانند صاحب کی تحریروں سے قدامت مادہ کی تردید ثابت کی ہے۔ بالخصوص آریوں سے بحث کرنے والوں کے لئے یہ رسالہ نعمت غیر مترقبہ ہے اس مسئلہ پر ہماری رائے میں اس سے بڑھ کر ہندوستان میں کوئی دوسرا رسالہ یا کتاب نہیں ہے۔ زمیندار۔ سیاست۔ الفقیہ۔ قاصد۔ بچہ۔ کوکب ہند۔ مسلمان وغیرہ اخبارات و رسائل نے خوب بڑھ چڑھ کر ریو کئے ہیں مناودں اور پادریوں سے ہم اس کے مطالعہ کی سفارش کرتے ہیں۔ لکھائی چھپائی عمدہ اور کاغذ صاف ستھرا ہے۔ اور باوجود ان تمام خوبیوں کے قیمت مع محصولڈاک صرف ۲ر ہے۔ ملنے کا پتہ۔

ایم۔ کے خان۔ مہاں سنگھ باغ۔ لاہور

گورنمنٹ نے کسولی کی طرح لاہور میں پاسچیور انسٹیٹیوٹ قائم کر دیا ہے۔ جس میں علاج کا معمولی کورس ۱۴ روز کا ہے۔ دیوانہ کتوں وغیرہ کے کاٹوں کا اب لاہور ہی میں علاج بیکٹیریولوجیکل لیبوریٹری میں ہو جائیگا۔ اس میں کوئی فیس نہ لی جائیگی۔



عمر دراز بچہ

کرسچن کانفرنس کا ہونہار بچہ سات مہینے کا ہوچکا۔ ہمارے دیکھتے دیکھتے ہر ماہ ترقی کرتا ہوا خوب موٹا تازہ ہوگیا۔ نامعلوم بچے کی والدہ ماجدہ نے اسکو کتنے میلنس فوڈ اور ہارلک ملک فوڈ کے اور اوٹ میل کے ڈبے خرید کر کھلائے ہیں۔ ہمارے دیکھتے دیکھتے وہ کچہ کا کچہ بن گیا ہے۔ اس کی بھولی بھالی باتیں اور البیلی ادائیں اُسکی بیباکی اور صاف بیانی۔ اس کی موہنی صورت ناظر کو فریفتہ کرلیتی ہے۔ ایک دفعہ ملاحظہ کرنا شرط ہے فوراً بچہ کو چومنے کو دل چاہتا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ امسال بچہ اپنے بہت سے قدردان پیدا کریگا۔ ہم دل سے اسکی عمر درازی کے خواہاں ہیں۔ امید کرتے ہیں کہ اب بچہ زیادہ عقل وفکر کی باتیں کیا کریگا۔ اس کے چلبلے پن اور صاف گوئی کا خیال نہیں کرنا چاہئے۔ آخر وہ بچہ ہی ہے۔ ناظرین زرافشان اسے بھی منگا کر دیکھیں۔ ماہواری رسالہ ہے ایڈیٹر بچہ ڈیورنڈ روڈ نمبر ۶ - لاہور سے طلب فرمائیں۔

اظہار شکریہ

بزرگ پادری پی۔ سی اوپل صاحب اپنے دوستوں کا مشنری صاحبوں کا بذریعہ اخبار ہذا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جنہوں نے انکو ماتم پرسی کے لئے ہمدردی اور محبت سے بھر خطوط لکھے چونکہ پادری صاحب بذریعہ خطوط ان صاحبان کا شکریہ ادا نہیں کرسکتے جسکی وجہ خود اُن کی اپنی طبیعت کی کمزوری اور اضطرابی ہے۔ لہٰذا بذریعہ نوٹ ہذا اُن سب اصحاب کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ آگے کو اُن سے خط وکتابت ذیل کے پتہ پر کی جائے۔

پادری پی۔ سی۔ اُپل۔ معرفت مسز اور مسٹر سرکار
شیشموں کا جھنڈ۔ سانڈا سڑک متصل گورنمنٹ
پرنٹنگ پریس۔ لاہور

مسٹر اور مسز اے ایزک نے اپنے بیٹے کے بپتسمہ کی خوشی میں ۲۰ دسمبر ۱۹۲۴ء کی شام کے ۴ بجے نہایت پرتکلف ایٹ ہوم دیا جس میں لاہور کے جملہ معزز مسیحی شریک تھے ہم دعا کرتے ہیں کہ خداوند اس بچے کو عمر کی درازی اور پیری وسلامتی بخشے۔ اسے اپنے جلال کا وسیلہ بنادے۔ والدین کی آنکھوں کا نور اور کلیجہ کی ٹھنڈک بنادے۔ کہ وہ بھی اسے خدا کا انعام وبخشش یقین کرتے ہوئے۔ اس کی پرورش وحفاظت میں معروف رہیں۔

لاہوری مسیحیوں نے امسال بھی خداوند کے تولد کی عید چراغوں اور موم بتیوں کی روشنی سے منائی۔ نظارہ یہ نمایش نہایت دلپسند اور خوش منظر تھی۔ دیوالی کی شان رکھتی تھی۔ اس خوشی میں غریب مسیحی تو حصہ نہ لے سکے کیونکہ خرچ کا معاملہ تھا۔ پرکھاتے پیتے مسیحیوں نے بہت کچھ آگ کی نذر کردیا۔ ہمارے خیال میں مسیحی تہواروں کے منانے میں عوام اور غربا کی شمولیت کا خیال کیا جاتا تو بہتر ہوتا۔ اس میں کلام نہیں کہ ہمیں مغربی مسیحیوں کے تہواروں کی تقلید کرنا فرض نہیں بلکہ ان کو مشرقی صورت دینا چاہئے لیکن ایسا نہ ہو کہ ہم مشرقی تہوار بناتے بناتے دیوالی کو اپنا تہوار بنالیں۔ ایک غلطی کو چھوڑنے میں دوسری غلطی کی گرفت میں آجائیں۔

عدم تشدد وعدم تعاون کوچ کر گیا

ہم ہندوستانیوں کی قسمت میں نامعلوم کیا آیا ہے کہ ہم جو کچھ کرتے ہیں۔ وہ ہمارے خلاف ہی پڑتا ہے۔ دو سال سے عدم تشدد وعدم تعاون کے اور اس کے دیگر بچوں بچونگڑوں کے اس لئے راگ گائے گئے۔ کہ اس سے سوراجیہ ملجائیگا۔ دو سال کی لگاتار کوششوں کے بعد کروڑوں روپیہ کا نقصان کرنے کے بعد ہزاروں ہزار اسکو جیلوں کی مصیبتوں میں مبتلا کرنے کے بعد انڈین نیشنل کانگرس کو اب معلوم ہوا ہے کہ عدم تشدد وعدم تعاون سے سوراجیہ نہیں ملسکتا ہے ایک سال کے لئے ملتوی کردیا ہے۔ اب تعاون سے سوراجیہ کے حصول کی کوشش ہوگی۔ کونسلوں میں داخل ہوکے ہمارے لیڈر گورنمنٹ سے سوراجیہ لینے کی ایسی جنگ کرینگے جیسے کہ سی۔ پی اور بنگال کی کونسلوں میں کی گئی تھی۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ ان معانی کے تعاون سے ہم سوراجیہ کو اپنے سے اور ہزاروں میل دور کردینگے جب تک ہم میں اور گورنمنٹ میں باہمی اعتبار قائم نہیں ہوتا تب تک گورنمنٹ ہمیں سوراجیہ دے نہیں سکتی۔

ہندو مسلم اتحاد آجتک عنقا صفت ہے

ماہ نومبر ۱۹۲۴ء میں قوم پرستوں کی پنجاب میں آمد ہوئی تھی۔ اُن کی جملہ کوششوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہندو مسلمان اتحاد کے خالی ڈھول بجاکر آخر لیڈر پنجاب سے یہ خیال لے کر گئے کہ پنجاب میں ہندو مسلم اتحاد محال ہے ہم کہتے ہیں کہ تمام ہندوستان میں ہندو مسلم اتحاد محال ہے اگر گھر میں ہمارا یہ حال ہے تو سوراجیہ کے ناقوس بجانے سے کچھ فائدہ نہیں ہوسکتا۔ بہتر ہے کہ اہل وطن گورنمنٹ سے موافقت پیدا کرکے جو اصلاحات گورنمنٹ نے منظور کی ہیں۔ اُنہیں کو قبول فرمائیں۔

ہندو آریہ صاحبان کی شدھی کا ڈھکوسلا

ہندو صاحبان کہتے ہیں کہ ہندو دھرم ہر ایک قید اور پابندی سے آزاد ہے۔ اس میں ہر ایک مذہب اور عقیدے کی اور ہر قسم کی لامذہبی کی گنجایش دمائی ہے اس پر حیرت یہ ہے کہ ہندو دھرم میں نہ مسیحی مذہب کو دخل ہے نہ اسلام کو جگہ دی جاتی ہے مسیحیوں اور مسلمانوں سے چھوت چھات رکھی جاتی ہے مسیحیوں کو ہندو دھرم میں مسیحی رہنے کی جگہ نہیں دی جاتی۔ نہ مسلمانوں کو مسلمان رہنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ ان ہر دو مذاہب کے ماننے والوں کو اُن کے مذہبی عقائد سے برگشتہ کرنے کے لئے شدھی ایجاد کی جاتی ہے۔ یہ ہندو اصحاب کی بدنیتی کا کھلا ثبوت ہے کہ مسیحیوں اور مسلموں سے بھائی چارہ قائم رکھنا نہیں چاہتے ہیں۔ ایسے حال

ہیں مسیحیوں اور مسلمانوں کو باہم مل کر ہندو صاحبان کے مقابل اپنے حقوق کی نگرانی کرنا چاہیے۔ یہی شدھی کا بہتر علاج ہے۔

گورنمنٹ ہند کا اعلان۔ دہلی ۲۹ دسمبر گورنمنٹ ہند نے مندرجہ ذیل اعلان شائع کیا ہے۔

ریاست سکیت ضلع کانگڑہ کے دیہاتیوں میں اس خیال سے کہ نئے بندوبست پہلے سے آمد سے زراعت پیشہ لوگوں پر غیر واجب طور پر اثر پڑیگا اور اُن کے کئی حقوق ضبط ہو جائینگے۔ چند باغی زمینداروں نے اس موقع کا فائدہ اُٹھا کر چپ چاپ رہنے والے زراعت پیشہ لوگوں کے جذبات مشتعل کر دیے۔ اگرچہ راجہ سکیت نے ایک وفد سے ملاقات کی اور کچھ رعایات بھی منظور کر لیں۔ تاہم ہفتہ گذشتہ وہاں کھلی بغاوت ہو گئی اور دارالحکومت میں لوٹ مار عمل میں آئی۔ کئی عمارات کو آگ لگا دی گئی اور وزیر مالیات کا مکان بھی جلا دیا گیا۔ ایجنٹ گورنر جنرل برائے ریاستہائے پنجاب معہ کچھ افواج کے سکیت کو روانہ ہوا۔ اُس کی آمد پر ہجوم منتشر ہو گیا اور کوئی سختی نہیں کرنی پڑی۔ صورت حالات اب ہاتھ میں ہے۔

بمبئی ۳۰ دسمبر مسٹر ڈی بل پرنسپل امریکن مشن ہائی سکول و چیرمین استقبالیہ کمیٹی آل انڈیا کرسچن کانفرنس نے کانفرنس کے ڈیلیگیٹوں کا استقبال کرتے ہوئے ایک مختصر تقریر کی۔ جس میں ہندوستان کی پبلک زندگی میں ہندوستانیوں کے حصہ کا ذکر تھا۔ آپ نے مسٹر کے۔ ٹی۔ پال سے جو کانفرنس کے گذشتہ اجلاس کے صدر تھے۔ اتفاق ظاہر کیا۔ اور فرمایا کہ ہندوستان میں مذہبی رواداری اور آزادی کی روایت اس قدر مستحکم ہے کہ ہمیں کسی قسم کی ایذا دہی کا اندیشہ نہیں ہے۔ لیکن جہاں دوسری جماعتیں نہ صرف اپنے حقوق کی حفاظت کی کوشش کر رہی ہیں بلکہ مجالس قانون ساز ہیں۔ فرقہ دارانہ حقوق حاصل کرنے کی کوشش میں ہیں ہمیں اپنے آپ پر انحصار رکھنا چاہیے کہ ہم مغلوب نہ ہو جائیں۔ مسٹر بل نے کہا کہ ذمہ داری اختیارات کے استعمال سے بڑھتی ہے اور عیسائی رفاقت اور تعاون کی بہتر مثال پیش کر سکتے ہیں۔ میری خواہش ہے کہ ایک کمیٹی مقرر کی جائے جو عیسائیوں کے حقوق کی اس وقت حفاظت کرے۔ جب ہندوستان کی اصلاحات کے متعلق کوئی نیا پروگرام یا آئین بنایا جائے۔

چیرمین نے اپنی تقریر کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے آل پارٹی کانفرنس کا ذکر کیا اور کہا کہ اگر حالات نے بہتر صورت اختیار کی تو ہندوستان کو ایسی کارروائی کرنی چاہیے جس سے ان پر الزام ہی نہ لگ سکے کہ انہوں نے اپنے دعووں کو کبھی پیش نہیں کیا۔

ٹوکیو ۲۸ دسمبر۔ ۲۷ دسمبر کو ڈائنامیٹ کے ۸۶۵ کنستر خالی کئے جا رہے تھے کہ ایک کنستر نیچے گر کر پھٹ گیا جس سے سب کے سب کنستر پھٹ گئے۔ حادثہ سے ۵۰ اشخاص ہلاک ہو گئے۔ ۵۰ سخت مجروح اور ۲۸۰ کو معمولی چوٹیں آئیں۔ ریلوے اسٹیشن گڈز آفس اور کوئلے کے ذخیرہ میں آگ لگ گئی۔ بندرگاہ کے نزدیک کشتیاں ڈوب گئیں اور سٹیشن کے نزدیک کی عمارات شکستہ ہو گئیں۔

قاہرہ ۲۸ دسمبر وفد پارٹی نے ایک اعلان میں جس پر زغلول پاشا کے دستخط ہیں عوام سے حمایت کی درخواست کی ہے۔ اعلان میں زیوار پاشا کی خلاف قانون کارروائیوں اور پبلک رائے کی ہتک خصوصاً پارلیمنٹ توڑنے اور قوانین انتخاب میں ترمیم کرنے کی کارروائی کی سخت مذمت کی ہے۔ اور گورنمنٹ پر الزام لگایا ہے۔ کہ اس نے انتخابات کی آزادی میں دخل دیا ہے۔ خاتمہ یہ اس میں درج ہے کہ اپنی کارروائیوں اور اُن کے نتائج کے گورنمنٹ خود ذمہ دار ہوگی۔

لنڈن ۲۹ دسمبر۔ لنڈن کے البانی حلقوں میں مصدقہ خبر موصول ہو گئی ہے کہ البانی گورنمنٹ شکست کھا کر بھاگ گئی ہے۔ سابق وزیر اعظم اس کی گورنمنٹ کے ممبر اور فوجی افسران کی ایک بڑی تعداد برنڈزی پہنچ گئی ہے۔

احمد بیگ زوگن باغی لیڈر آجکل ترانا میں ہے اور گورنمنٹ بنا رہا ہے۔

گناہ

پادری سی۔ ایچ بینڈی صاحب ڈی ڈی کے مضمون کا اختصار

میرا مضمون گناہ ہے۔ اور اس وقت ہم گناہ کی ہستی و نتائج و علاج پر غور کرینگے۔ گناہ کے ہونے میں مطلق شک نہیں۔ کیونکہ تمام تکلیفیں جو انسان کو عین بچپن سے ہوتی ہیں اور تادم مرگ اس کا پیچھا نہیں چھوڑتیں گناہ ہی کے سبب ہوتی ہیں۔ علاوہ اس کے گناہ ایک گرفتہ ہے اور اپنے کرنے والے کو بہ آسانی نہیں چھوڑتا اور نہ کرنے والا اسے چھوڑتا ہے۔ مثلاً جواری و شرابی لوگوں کو لے لیجئے وہ سراسر جانتے ہیں کہ دونوں عادات سخت خراب ہیں اور ان سے اور بہتیری بُرائیاں و مصیبتیں پیدا ہوتی ہیں اور وہ بارہا خود آپ سے اور اپنے دوستوں اور سمجھانے والوں سے قول و وعدہ کرتے ہیں کہ پھر نہ جوا کھیلینگے اور نہ شراب پیئنگے۔ مگر کیا ہوتا ہے بہت جلد توبہ شکن ہوتے ہیں۔ اسی طرح وہ لڑکا جو جھوٹ بولتا ہے۔ اپنی تمام عمر جھوٹ بولتا ہے۔ اسی طرح جھگڑالو عورت ہے وہ قصد کرتی ہے کہ پھر جھگڑا نہ کریگی۔ لیکن ذرا اسی بات پر گالی دینے اور شور و غل مچانے پر آموجود ہوتی ہے۔

صاحبان یہ غیر معمولی گناہ ہیں۔ جنکو ہم بڑا حقیر سمجھتے ہیں جو درحقیقت ترک کرنیکے قابل ہیں۔ لیکن میں آپ سے کہتا ہوں کہ اگر میں آپ کے دلوں کو جانتا اور اس کا نقشہ اس مکان کی دیوار پر آپ کے سامنے کھینچ سکتا تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آپ لوگ اس عمارت سے فوراً باہر نکلجاتے اور اپنے دلوں کی حالت کو دیکھنے کی برداشت نہ کر سکتے۔ ہم جو معمولی گنہگار ہیں مثل شتر مرغ کے ہیں جو اپنے صیاد کو دیکھکر بھاگتا ہے اور ریت میں اپنا سر گڑا دیتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اب میرا پکڑنے والا مجھے نہیں دیکھتا اور وہ جو سمجھتا ہے کہ خدا میرے دل کو نہیں دیکھتا بالکل اُس بیوقوف چڑیا کی نظیر ہے۔ وہ سراسر احمق ہے جو کہتا ہے کہ خدا نہیں اور جو اپنی بُرائی سے باز نہیں آتا۔ ایک مرتبہ میں نے ایک کام کیواسطے کچھ مزدور لئے اور اُن کو کام پر مقرر کیا۔ ان میں دو نے جو بڑے تھے جب دیکھا کہ میں گھر سے باہر چلا گیا ہوں اپنے کام پر سے چلے گئے۔ میں تھوڑی دیر بعد جو لوٹا تو انہیں اپنے کام پر نہ پایا۔ میں نے جب اُن کی مزدوری دی تو اُن کو کم دام دیا۔ اس پر وہ بہت بگڑے۔ لیکن جب میں نے اُن کو بتایا کہ وہ چوری سے کام پر سے چلے گئے تو خاموش ہوگئے۔ اس سے میں نے انسانی کمزوری ظاہر کی۔

اب ایک اور مثال لے لیجئے۔ ایک لڑکا ہے جو بہت بگڑا ہُوا ہے گالی دیتا ہے چھوٹی چھوٹی چوریاں کرتا ہے اور نٹ کھٹی کرتا ہے۔ اگر میں اُس کو لے لوں اور ہر وقت اپنے پاس رکھوں تو کیا ہوگا وہ لڑکا ایسی حرکتیں نہیں کریگا اور بہت نیک ہوجائیگا۔ اسی طرح وہ جو خدا کے ساتھ رہیگا اور اس کا خوف مانیگا گناہ سے پرہیز کریگا ممکن ہے اس سے غلطیاں ہوں لیکن وہ اُسکی ذاتی و موروثی کمزوریوں کے باعث ہونگی نہ کہ خدا کے ساتھ رہنے کی کوشش کے باعث۔

اس سے صاف ظاہر ہوتا ہو کہ گناہ کی معافی ہے۔ اس میں کچھ کلام نہیں۔ خدا غفور ہے۔ خدا محبت ہے۔ خدا ظالم خدا نہیں۔ وہ ہم پر رحمت کی نظر سے دیکھتا ہے اور ہم کو اپنی اولاد سمجھتا ہے۔ مجھے امید ہو کہ یہاں تک خواہ مسلمان بھائی خواہ ہندو بھائی ہوں وہ سب میرے ساتھ اتفاق کرینگے لیکن اس سے آپ کو اتفاق نہ ہوگا کہ معافی یسوع مسیح کے ذریعہ سے ہوتی۔ کہ انسان اور خدا سے میل یسوع مسیح سے قائم ہوتا ہے۔ پس گناہ اور اُس کے خمیازہ سے بچنے کا یہ علاج ہے۔ گناہ ایک بگڑی ہوئی حالت ہو اور خدا سے دشمنی اور بغاوت ہے۔ اسکے لئے ایک درمیانی و مصلح کی ضرورت ہو خداوند یسوع خدا باپ کی عین تصویر ہے۔ عین ظہور ہے اور اس میں یہ طاقت ہے کہ گنہگاروں کی حالت کو تبدیل کرے۔ ۔۔۔ اُس نے بیتونکرونیلط ۔۔ بیماریوں میں مبتلا تھے چنگا کیا۔ بہتوں کو جو بدی میں ہمیشہ کے لئے گرفتار تھے۔ چھُڑا دیا۔ کیوں۔ وہ محبت ہو۔ ہمدرد ہے۔ وہ ہم پر ترس کھاتا ہے۔ وہ عورت جو زنا میں پکڑی گئی تھی۔ اس کے ساتھ مسیح کس طور سے پیش آیا۔ لوگ اُسے سنگسار کرنے کو تھے۔ اُنہوں نے بغرض آزمائش مسیح سے پوچھا تو ایسی عورت کی سزا کے حق میں کیا کہتا ہے۔ مسیح نے اپنا سر نیچے ڈال کر ان سے سنجیدگی سے کہا تم میں سے جو اپنے کو بے گناہ سمجھتا ہے۔ وہ ہی پہلے اس پر پتھر مارے۔ سب یہودی ایک ایک کرکے وہاں سے چلے گئے اور عورت اور یسوع رہ گئے۔ خداوند نے عورت سے پوچھا تیرے الزام لگانے والے کہاں گئے۔ اُس نے جواب دیا وہ سب چلے گئے۔ پھر پوچھا کیا کسی نے تجھ پر حکم نہیں لگایا۔ وہ بولی کسی نے نہیں۔ یسوع نے کہا جا میں تجھ پر حکم لگانا نہیں چاہتا اور پھر گناہ نہ کرنا۔ روایت ہے کہ یہ عورت پھر نیک عورت ہوگئی اور اس کے وسیلے سے اور نیک نمونے سے اور بہتیرے خدا کے پاس لائے گئے۔ اب کون کہہ سکتا ہے کہ تائب اور سچا توبہ کرنے والا گنہگار بچایا نہ جائیگا۔ اس طرح کے بہت شخص مسیح کے زمانے میں تبدیل ہوئے اور یہ تبدیلی جاری ہے۔ فی زمانہ سیکڑوں ایسے ہیں جو گواہی دیتے ہیں کہ پہلے وہ شرابی۔ جواری و بدکردار تھے کہ اُن کو اپنی تبدیلی کی کچھ امید نہیں تھی۔ لیکن جب اُنہوں نے خداوند یسوع مسیح کا فضل پایا تب سے نیک ہوگئے ہیں اور اُن کی زندگیوں سے دوسرے مستفید ہورہے ہیں۔ دیکھئے جو پہلے سوسائٹی کے دشمن تھے اب اس کو فائدہ پہنچا رہے ہیں۔ کیونکہ اس قوت کے وسیلے جو خداوند یسوع سے آتی ہے انکو قوت ملی۔

جب ہم اپنے دل کو گناہ سے صاف کرتے ہیں۔ تو خداوند اس میں سکونت کرتا ہے اور تب کیا ہوتا ہے ہمارا دل یعنی جذبات۔ ہمارے خیالات اور ہماری مرضی یعنی عملی زندگی خُدا سے مشابہ ہونے لگتی ہے۔ اور یہ واجب ہے کہ خدا کی محبت کا ہم پر ضرور اثر پڑے۔ میں اپنی زندگی سے یہ بات محسوس کرتا ہوں۔ میں اب ۲۲ برس کا ہوں اور مجھ میں اب تبدیلی ہوتی جاتی ہے۔

اب نواب زادے کا ذکر کوئی پرانی بات نہیں کہ آپ

نے اخباروں میں اعلان کیا کہ اگر کسی کے پاس کوئی تدبیر دل تبدیل پانے دل پاکیزگی حاصل کرنے کی ہے تو مجھے لکھ کر احسان مند کرے۔ پہلے اُنہوں نے مسلمانوں کے اخباروں میں اعلان کیا۔ بعد میں ہندوؤں کے اخباروں میں اور آخر میں سول ملٹری میں۔ اس کے جواب میں اُسے عیسائیوں کی طرف سے ایسے خطوط ملے جن میں چالیس میں بیوقوفی کی باتیں تھیں۔ ایک خط میں یہ لکھا تھا کہ میرے پاس اس کی بہترین علاج ہے۔ اگر آپ آنے کو راضی ہوں تو میرا پتہ یہ ہے ۔ ۔ ۔ ۔ نواب زادہ جو یاں حقیقت تھا اُن کے پاس گیا اور اُن کے ساتھ رہا اُن کی زندگی سے متاثر ہوا اور آخر کو عیسائی ہوگیا۔ اب میں عیسائی بھائیوں سے مخاطب ہوں ہندوستان کو بائبل ہی صرف عیسائی نہیں بنائیگی۔ بلکہ تمہاری زندگیاں۔ اور جب تک تمہاری زندگیوں میں لوگوں کو خدا نظر نہ آئیگا وہ نہ تمہاری کتابوں اور تمہارے کہنے اور منادی کی پرواہ کرینگے۔

نئی اُردو کتابیں

محمد صاحب ازروئے اسلام۔ مع تصاویر۔ مصنفہ پادری گولڈ سیک صاحب۔ حضرت محمد کی پیدائش سے لیکر وفات تک کے حالات اور مکی و مدنی زندگی۔ جہاد۔ رسالت اور مذہبی شرع کا بیان صفحہ ۱۰۴۔ ۸ر

مذہب اور حقیقت۔ از ساد ھو سندر سنگھ صاحب۔ ہندو۔ بدھ۔ مسیحی و محمدی مذاہب کی تعلیمات و اصول پر محققانہ تنقید صفحہ ۶۲۔ ۳ر

الغزالی۔ از پادری ایس ایم زویمر صاحب۔ امام غزالی کی تصانیف سے ثابت کیا ہے کہ وہ کس قدر مسیحی دین کے بالکل قریب پہنچ گئے تھے۔ نہایت عالمانہ تصنیف ہے مع تصاویر صفحہ ۲۷۲۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)

روح القدس ازروئے } قرآن۔ تفاسیر قرآن
قرآن و بائبل } اور احادیث میں روح القدس کا بیان اور چند خیالات صفحہ ۶۱۔ ۳ر

آسمان کی بادشاہت۔ پادری اے۔ ای ڈے صاحب۔ آسمان کی بادشاہت کیا ہے اور کیسے حاصل ہو سکتی ہے صفحہ ۵۰۔ ۲ر

اِنسان کیا ہے۔ انسان کی ابتدا۔ پیدائش اور فطرت اور اس کا خدا سے رشتہ اور قرآن کا بیان صفحہ ۶۰۔ ۳ر

گناہ کیا ہے۔ قرآن گناہ کی تعریف کیا کرتا ہے۔ اس مسئلہ پر خوب محققانہ بحث ہے۔ صفحہ ۵۵۔ ۳ر

الطریقت۔ اہل اسلام کے مسئلہ تصوف اور باطنی کمال پر تنقید اور روحانی معراج و کمال کی تحصیل پر ہدایات صفحہ ۹۴۔ ۴ر

مسیح کی موت کے مختلف پہلو۔ کہ اس سے کیا کیا سبق حاصل ہوتے ہیں۔ نئی چیز ہے اور مسیح کی وفات پر عمدہ خیالات کا مجموعہ ہے۔ صفحہ ۳۳۔ ۲ر

حالات و تعلیمات مسیح۔ انجیل کے الفاظ میں مسیح کی پیدائش۔ لڑکپن۔ تعلیمات و معجزوں۔ دکھ و موت اور قیامت و صعود کا بیان صفحہ ۷۳۔ ۳ر

احادیث اہلِ اسلام۔ حدیثوں کا آغاز سند و صحت۔ تالیف و تقسیم۔ بائبل۔ قرآن اور عقل صفحہ ۱۳۲۔ ۶ر

روزہ۔ اسلامی روزہ کی تعلیمات کے نقص اور روزہ کے بارے میں بائبل کی تعلیم صفحہ ۲۰۔ ۱ر

تعلیم نجات ازروئے قرآن۔ قرآن میں نجات کے حصول کا جو رستہ بتایا ہے اُس کے حسن و قبح پر ایک نظر صفحہ ۷۶۔ ۳ر

دلچسپ نصیحت آموز ۵۰ کہانیاں مسیحی خانہ انوں میں بچوں کو سنانے اور وعظوں کو موثر اور پُرلطف بنانے کے لئے ڈیڑھ سو مذہبی کہانیوں کی بالکل نئی کتاب صفحہ ۱۱۸۔ ۵ر ملنے کا پتہ :-

سکرٹیری پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے اور شہر سے تقریباً ایک میل باہر ایک پرفضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے۔ اس کے متعلق ہوادار بورڈنگ ہاؤس خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع تالاب اور عبادت کے لئے گرجا گھر۔ اور جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ چند لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے۔ لہٰذا اطلاع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔

المشتہر

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول۔ بٹالہ۔ ضلع گورداسپور

یُونگ کرسچن ہائی سکول لودھیانہ

یہ بورڈنگ مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے بہت عرصے سے جاری ہے۔

مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کی اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۲۵ء سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہوگیا ہے۔

شرح خرچ خوراک لوئر پرائمری تک فی طالب علم پانچ روپیہ اپر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ۔

کلاس فیس سرکاری کا ⅔ ہے۔ متفرق اخراجات کے لئے ڈیڑھ روپیہ ماہوار۔ کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔

اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز۔ کرسی الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جزکٹ ما عہ سے ما لعہ تک کر کو نول عہ سے وعہ تک۔ مزید حالات پرنسپل صاحب سکول سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

پادری ڈبلیو۔ جے کلارک صاحب ایم۔ اے منیجر نور افشاں امپیریس روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پرنٹر چھپا۔